بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
4
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

وقف جدید کے ساٹھویں سال کا پُرشوکت اعلان

وقف جدید کے چندہ دہندگان کی مالی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

مکرمہ اسمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب اور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 6 رجنوری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں انسان مال خرچ کرتا ہے ذاتی تسکین کے لئے بھی، ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے بھی اور کبھی صدقہ وخیرات بھی کر دیتا ہے لیکن آج دنیا میں کوئی ایسا گروہ نہیں ہے، کوئی ایسی جماعت نہیں ہے، جس کے ممبران اور افراد دُنیا کے ہر شہر اور ہر ملک میں ایک مقصد کے لئے، ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے مال خرچ کرنے کے لئے پیش کر رہے ہوں اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت اور خدمت خلق کا مقصد ہو۔ ہاں صرف ایک جماعت ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہ وہ جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے۔ وہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت ہے وہ جماعت ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت ہے، جس کے سپرد اسلام کے ساری دنیا میں قیام کا کام ہے جو گذشتہ تقریباً 128 سال سے خدمت اسلام اور خدمت انسانیت کے لئے اپنا مال قربان کر رہی ہے اور یہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں مال کے صحیح مصرف اور مال کی قربانی کا ادراک عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ فرمایا جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ پھر فرمایا یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا میں ہی اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ پس آپ کے صحابہ نے اس بات کو سمجھا اور اپنے مال دینی مقاصد کے لئے پیش کئے۔

بہت سے لوگوں کی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں بیان فرمائی ہیں جنہوں نے اپنی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دینی اغراض کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے افراد کو یہ

قربانیوں کی جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جارہی ہے بلکہ وہ لوگ جو دور دراز ممالک کے رہنے والے ہیں بعد میں آ کر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی ان بزرگوں کی قربانیوں کی جب باتیں سنتے ہیں اور یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں وہ بھی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں۔ انہیں یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہماری معمولی سی قربانی سے کیا فرق پڑے گا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پس غریب لوگوں کی یہ قربانی طل یعنی شبنم کی طرح ہے۔ یہ ذرا سی نمی جوان کی معمولی قربانی سے دین کے باغ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار پھل لاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ہم ایک غریب جماعت ہونے کے دنیا میں ہر جگہ اشاعت اسلام اور خدمت خلق کے کام کو کر رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں برکت بھی اللہ تعالیٰ اس قدر ڈالتا ہے کہ دنیا حیران ہوتی ہے کہ اتنے تھوڑے وسائل سے تم اتنا زیادہ کام کس طرح کر لیتے ہو۔ یہ اس لئے ہوتے ہیں کہ یہ قربانیاں کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں جن کی مثال اللہ تعالیٰ نے اس طرح دی ہے فرمایا کہ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ یعنی وہ اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصد ہو تو پھل بھی بہت لگتے ہیں برکت بھی بہت پڑتی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ان قربانیوں کی آج بھی مثالیں ہیں بلکہ بیشمار مثالیں ہیں ان میں سے چند پیش کرتا ہوں۔

قادیان سے ہزاروں میل دور رہنے والی ایک بچی جب احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آتی ہے تو اس کی سوچ کس طرح تبدیل ہو جاتی ہے اور قربانی کا اسے کیا ادراک حاصل ہو جاتا ہے اس کا واقعہ اس بچی کی زبانی سن لیں۔ یوگنڈا میں رہنے والی یہ بچی ہے اَن پڑھ نہیں بلکہ یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ کہتی ہے کہ گذشتہ جولائی میں مجھے یونیورسٹی کے داخلہ سے پہلے کچھ چیزیں خریدنی تھیں لیکن اس کے لئے رقم ناکافی تھی اور میرا چندہ بھی بقایا تھا سو میں نے وہ رقم چندے کے لئے دے دی۔ میرا پختہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد کرے گا اور میں مطمئن تھی کہ میں نے اپنا چندہ ادا کر دیا۔ ایک مہینے کے بعد جب ابھی یونیورسٹی کھلنے میں تین دن باقی تھے تو میری ایک آنٹی نے میری ماں کو فون کیا کہ میں کب یونیورسٹی جا رہی ہوں اور مجھے اپنے گھر بلایا جب میں شام کو ان کے گھر گئی تو انہوں نے مجھے کچھ رقم پکڑائی جو میری یونیورسٹی کی ضروریات سے کئی گنا زیادہ تھی اور جو رقم چندہ میں دی گئی اس رقم سے دس گنا زیادہ تھی اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو سنا اور ایسی جگہ سے میری مدد کی جہاں سے مجھے امید بھی نہیں تھی۔

پھر انڈیا کے ہی ایک صاحب جو کیرالہ کی جماعت منجیری سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بارے میں وہاں کے انسپکٹر قمر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ ان کا ویکسین کا کاروبار ہے۔ میں ان کے پاس چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے ان کی دوکان پر گیا تو کہنے لگے ان کا کافی پیسہ پھنسا ہوا ہے اس لئے بہت دقت پیش آ رہی ہے لیکن اس کے باوجود موصوف نے ایک بھاری رقم کا چیک دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت تو اکاؤنٹ میں اتنے پیسے نہیں ہیں مگر دعا کریں کہ خاکسار جلد جلد اس کی ادائیگی کر سکے۔ کہتے ہیں اگلے روز ہی ان کا فون آیا کہ اللہ کے فضل سے چیک دینے کے بعد

میرے اکاؤنٹ میں کافی بڑی رقم آگئی ہے اس لئے آپ اپنا چیک کیش کرالیں اور کہنے لگے کہ یہ صرف چندے کی برکت سے ہے کہ اتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کر دیا۔

پھر مشرقی افریقہ کے ایک ملک تنزانیہ میں رہنے والی ایک بیوہ خاتون کی مثال ہے جس کے بارے میں وہاں کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اورنگا ٹاؤن کے معلم صاحب ایک بیوہ خاتون امینہ کے پاس چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لئے گئے تو انہوں نے بڑے افسردہ دل سے کہا کہ اس وقت پاس کچھ نہیں مگر جونہی کہیں سے انتظام ہوا تو میں لے کر خود حاضر ہو جاؤں گی۔ معلم صاحب ابھی گھر بھی نہیں پہنچے تھے کہ وہ خاتون دس ہزار شلنگ لے کر حاضر ہوئی اور بتایا کہ یہ رقم کہیں سے آئی تھی تو سوچا کہ آپ کو دے آؤں پہلے چندہ ادا کر دوں اپنے خرچ بعد میں پورے کروں گی۔ کہنے لگیں میرا وعدہ پچیس ہزار کا ہے باقی پندرہ ہزار بھی جونہی مجھے ملے گا میں لے کے آ جاؤں گی چنانچہ دس منٹ کے بعد دوبارہ وہ رقم لے کر آ گئیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں کہ میں دس ہزار جو اس کی راہ میں دے کر گئی تھی ابھی گھر بھی نہیں پہنچی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پینتیس ہزار بھجوا دیئے اور جس میں سے پندرہ ہزار بقایا چندہ ادا کرنے کے بعد بھی میرے پاس بیس ہزار بچ جاتے ہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور چندے کی برکت ہے اور اس طرح ان کا ایمان بڑھا۔

پھر مغربی افریقہ کے ایک ملک بینن کے ایک احمدی کا نمونہ دیکھیں جسے احمدی ہوئے ابھی سال بھی نہیں ہوا لیکن قربانی کی روح کا ادراک کس معیار کا ہے بلکہ یہ پرانوں کے لئے بھی نمونہ ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں مظفر صاحب کہ کرتونی ریجن کے ایک گاؤں ڈیکامبے میں امسال جماعت کا قیام عمل میں آیا یہاں کے رہائشی عمومی طور پر مچھلیاں پکڑ کر فروخت کرتے ہیں مچھیرے ہیں اور اسی پر ان کا گزر بسر ہے۔ لوکل مشنری نے ان گاؤں والوں کو چندے کی تحریک کی تو ایک احمدی دوست جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں انہوں نے فوراً تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ایک ہزار فرانک کی رقم قربانی کے لئے پیش کر دی اور کہنے لگے گو کہ میرے حالات اتنے اچھے نہیں ہیں لیکن میں نہیں چاہتا کہ جس جماعت میں میں نے شمولیت اختیار کی ہے اس کی طرف سے کوئی تحریک ہو اور میں اس میں شامل ہونے سے رہ جاؤں۔

کانگو کنشاسا سے مبلغ شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون چھوٹے پیمانے پر تجارت کرتی ہیں کہتی ہیں کہ سال کے شروع میں ملکی حالات کی وجہ سے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کاروبار میں نفع نہیں ہو گا لیکن میں نے سال کے شروع میں وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا اور سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی گئی تجارت خسارے کا شکار نہیں ہو سکتی۔ بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں تجارت میں منافع ہوا اور موجودہ ملکی حالات کے باوجود تجارت میں کوئی خسارہ نہیں ہوا۔

پھر احمدیوں کی قربانیوں کا دوسروں پر کتنا اثر ہوتا ہے اور یہ بھی تبلیغ کے رستے کھولتا ہے۔ بنگلہ دیش کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ تین دوست زیر تبلیغ ہیں لیکن کافی تبلیغ کے باوجود کوئی بیعت کے لئے آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔ گذشتہ جمعہ یہ تینوں دوست مسجد آئے جمعہ کے خطبہ کے دوران وقف جدید کے حوالے سے توجہ دلائی گئی تو جمعہ کے بعد لوگ چندے کی ادائیگی کرنے کیلئے لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے ان زیر تبلیغ دوستوں نے جب یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ چندہ لینے کے لئے ہمارے مولویوں کا تو گلا اور زبان دونوں خشک ہو جاتے ہیں اور پھر بھی لوگ چندہ نہیں دیتے یہاں ایک چھوٹا سا اعلان کیا گیا ہے اور لوگ چندہ دینے کے لئے لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے ہیں یہی اصل اسلامی روح ہے چنانچہ ان تینوں دوستوں نے اس منظر کو دیکھنے کے بعد اسی وقت بیعت کر لی اور وقف جدید کی مدّ میں چندہ بھی ادا کر دیا۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُنیا کے مختلف ممالک سے احباب جماعت کے مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ پھر فرمایا جیسا کہ جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان کا طریق ہے تو ان چند واقعات کے بعد اب میں

وقف جدید کے ساٹھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور گذشتہ سال کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر بھی کردوں کہ وصولیاں کیا ہیں؟ وقف جدید کا سال 31 ردسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ انسٹھواں سال ختم ہوا 31 ردسمبر 2016ء کو۔ اللہ کے فضل سے دنیا کی جماعتوں نے جو ابتک رپورٹیں آئی ہیں اس کے مطابق اسی لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گذشتہ سال سے یہ قربانی گیارہ لاکھ انتیس ہزار پاؤنڈ یہ زیادہ ہے۔ اس سال بھی پاکستان دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرفہرست ہی ہے۔

پاکستان کے علاوہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے بیرونی ممالک میں پہلی دس جماعتیں اس طرح ہیں۔ نمبر ایک پر برطانیہ ہے۔ نمبر دو پے جرمنی نمبر تین پے امریکہ چار کینیڈا پانچ پے ہندوستان چھ آسٹریلیا ساتویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا ہے نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے دسویں نمبر پر گھانا ہے اور اس کے بعد پھر بیلجیئم اور سوئٹزرلینڈ آتے ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک پر ہے پھر سوئٹزرلینڈ ہے پھر فن لینڈ ہے پھر آسٹریلیا ہے سنگاپور ہے فرانس ہے پھر جرمنی پھر ٹینیڈاڈ پھر بیلجیئم پھر کینیڈا۔ برطانیہ نمبر ایک آنے کے باوجود فی کس ادائیگی میں پیچھے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں تیرہ لاکھ چالیس ہزار چندہ دہندگان شامل ہوئے جو گذشتہ سال سے ایک لاکھ پانچ ہزار زیادہ ہیں۔ تعداد میں اضافے کے اعتبار سے کینیڈا انڈیا اور برطانیہ کے علاوہ افریقہ میں گنی کناکری کیمرون گیمبیا سینیگال بینن نائیجر کونگو کنشاسا بورکینا فاسو اور تنزانیہ نے نمایاں کام کیا ہے۔

بھارت کے دس صوبے اس طرح سے ہیں نمبر ایک پر کیرالہ نمبر دو پہ جموں کشمیر پھر تامل ناڈو پھر کرناٹکا پھر تلنگانا پھر اڑیسہ پھر ویسٹ بنگال پھر پنجاب پھر اترپردیش پھر دہلی پھر مہاراشٹرا۔ بھارت کی دس جماعتیں اس طرح ہیں کرولائی نمبر ایک پر پھر کالیکٹ پھر حیدرآباد پھر پتھاپریم پھر قادیان پھر کنانور ٹاؤن پھر کولکاتا پھر بنگلور پھر سولور اور پھر پینگاڈی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانیاں کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ سے متعلقہ عہدیداروں کو بھی فعال کرے کہ وہ اپنے صحیح کام کرسکیں اور جو کمیاں ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر شمولیت میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے ہر ایک کو شامل کرنا بھی ضروری ہے چاہے تھوڑی رقم دے کر شامل ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اب میں نمازوں کے بعد دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ہے مکرمہ محترمہ اسمہ طاہرہ صاحبہ کا جو مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 23 ردسمبر 2016ء کو 79 سال کی عمر میں کینیڈا میں ان کی وفات ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

فرمایا: دوسرا جنازہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کا ہے جو 4 رجنوری 2017ء کو لاہور میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے ہر دو بزرگان کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے ان کی اولاد کو بھی وفا کے ساتھ خلافت اور جماعت سے وابستہ رکھے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 6 January 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB